بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی 8 حکایات

26-AUGUST-2021

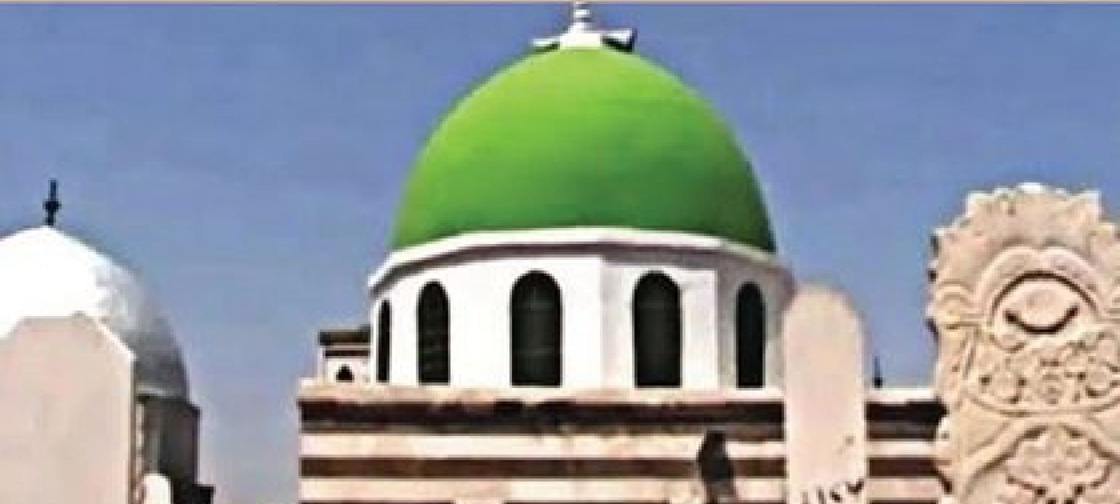

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

26 اگست، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی 8 حکایات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز حکایت
- ...قرآنِ کریم میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے فضائل
- ...روزِ قیامت حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی شان
- ...حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی ایک ایمان افروز اذان

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضری ہو، ہر بار یاد کرکے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کرلینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیۡم! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک روزِ قیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مُسْنَدِ فِرْدَوْس، جلد:5، صفحہ:277، حدیث:8175۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلنِّیَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ یعنی اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہر جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیا کیجئے! اس سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ نگاہیں جھکا کر خوب توجہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا، اس پر خود عمل کروں گا اور دوسروں تک بھی پہنچاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1): ایک غُلام کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز حکایت

پیارے اسلامی بھائیو! دِیْنِ اسلام کا ابتدائی دَور، جب ہمارے پیارے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعْلانِ نبوت فرمایا، یہ دَوْر سخت آزمائش کا دور تھا، اَہْلِ اِیْمان پر ظُلْم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، مسلمانوں کو ستایا جا رہا تھا، کفّارِ مکہ اِسْلام کی مخالفت میں اکٹھے ہو کر کھڑے تھے، اس دَور میں ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو ساتھ لے کر ایک غار میں تشریف لے گئے۔

انہی دِنوں کی بات ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار میں تشریف فرما تھے، ایک روز مَکَّہ مُکَرَّمہ کے ایک بڑے کافِر عبد اللہ بن جُدعان کا ایک

---

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

غُلام بکریاں چَراتے چَراتے اُس غار کی طرف نکل آیا۔ محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دیکھا تو پُکار کر فرمایا: یَا رَاعِی هَلْ مِنْ لَبَنٍ اے بکریاں چَرانے والے! تمہارے پاس کچھ دُودھ ہے؟ غُلام نے عرض کیا: جی ہاں! ایک بکری ہے، اس میں میرا کھانا ہے (یعنی میں غُلام ہوں، ساری بکریاں میرے مالِک کی ہیں، اِن میں ایک بکری کا دُودھ میرے لئے مُقرَّر ہے) چاہیں تو اپنے حصّے کا دُودھ آپ کے لئے ایثار کر سکتا ہوں۔

پیارے آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ بکری لے آؤ! غُلام بکری لے کر حاضِر ہوا، معجزات والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ لیا، اپنے قُدرت والے، بے مثال ہاتھوں سے بکری کا دُودھ نکالا، پیالہ بھر گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُودھ نوش فرمایا، پھر دُودھ نکالا، پیالہ بھر کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عطا فرمایا، انہوں نے بھی جِی بھر کر دُودھ پیا، آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری بار بکری کا دُودھ نکالا، پیالہ بھرا اور اُس غلام کو عطا فرمایا، اُس غُلام نے بھی پیٹ بھر کر دُودھ پیا۔ تین لوگوں نے اپنی حاجت کے مطابق دُودھ پِی لیا، اس کے باوُجود بکری کے تھن دُودھ سے بھرے ہوئے تھے گویا ان میں سے دُودھ نکالا ہی نہیں گیا تھا۔ یہ معجزہ دکھانے کے بعد مبلغِ اَعْظم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: هَلْ لَكَ فِي الْاِسْلَامِ؟ یعنی اے غُلام! کیا اسلام قبول کرو گے؟

اَللہُ اَکْبَر! نُور برساتا چہرہ، خوبصُورت ادائیں، پھر یہ معجزہ...! یہ سب دیکھ کر وہ غُلام عاشِق تو پہلے ہی ہو چکا ہو گا۔ اب اِسْلام کی دعوت سُنی تو فوراً آگے بڑھا اور محبوب رَبّ، سردارِ عرب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر اِسْلام قبول کر لیا۔

سرکش جو تھے قائل ہوئے، دُشمن جو تھے مائل ہوئے | مسحُور کُن ہے کس قدر یا مصطفےٰ لہجہ ترا

پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ کفارِ مکہ اہلِ ایمان پر ظُلم کے پہاڑ توڑتے تھے، لہٰذا حکمت کے پیکر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس عظیم عاشقِ رسول کو فِی الْحَال ایمان چھپائے رکھنے کا حکم دِیا۔ چنانچہ وہ غُلام حُکمِ مصطفٰے پر لبیک کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

خُوش نصیب غُلام جو غُلامئ مصطفٰے میں آکر ہم غُلاموں کی سرداری کا تاج سَر پر سجا چکے تھے، جب یہ اپنے دُنیوی مالِک کے گھر پہنچے تو ایک عجیب بات دیکھنے کو ملی، بکریاں تو پہلے بھی چَرایا کرتے تھے مگر آج یہ بکریاں چہرۂ مصطفٰے کی زیارت کر کے آئی تھیں، آج ان بکریوں کو خدمتِ مصطفٰے کا شرف نصیب ہوا تھا، اس لئے حیرت انگیز طَور پر آج بکریوں کا دُودھ پہلے سے کئی گُنا زیادہ ہو گیا۔ مالِک نے، گھر والوں نے جب دُودھ کی یہ زیادتی دیکھی تو غُلام سے کہنے لگے: اے غُلام! آج تُو بہت اچھی چراگاہ میں گیا تھا، آیندہ سے وہیں جایا کرنا۔

عاشِق کو چاہئے ہی کیا...؟ محبوب کا دیدار۔ دِل یہ کہتا ہے: وہ غُلام جو آج چہرۂ مصطفٰے کی زیارت کر کے آئے تھے، اُن کا دِل تو پہلے سے ہی مچل رہا ہو گا، وہ تو پہلے ہی چاہتے ہوں گے کہ دیدارِ مصطفٰے کا پھر کوئی بہانہ بَن جائے۔ سُبْحٰنَ الله! محبوبِ خُدا، سردارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات نے بہانہ بھی بنا دیا۔

یُوں لگتا ہے کہ اپنے "مالِک" کی یہ بات سُن کر اس عظیم عاشِقِ رسول کا دِل مچل گیا ہو گا، صبح ہونے کا انتظار شروع ہو گیا ہو گا، وہ سوچتے رہے ہوں گے کہ کب صبح ہو گی، کب میں دوبارہ چہرۂ مصطفٰے کی زیارت کا شرف حاصِل کروں گا، انہوں نے یہ رات کیسے گزاری ہو گی...! انتظار کی راتیں یُوں بھی بہت لمبی ہوتی ہیں۔

شبِ ہجر کی درازی کوئی اُن سے جا کے پوچھے | تیری راہ تکتے تکتے جنہیں صبح ہو گئی ہے

شاید یہ عاشِقِ رسول رات بھر یادِ مصطفٰے میں مچلتے رہے ہوں گے، شاید رات بھر نیند بھی نہ آئی ہو۔ کبھی چہرۂ مصطفٰے آنکھوں کے سامنے آتا ہو گا، کبھی مصطفٰے، جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتوں کی مہک مَحْسُوس کرتے ہوں گے، کبھی اپنا کلمہ پڑھنا یاد آتا ہو گا تو اپنے نصیب کی مِعْراج پر جھوم جاتے ہوں گے۔ نہ جانے یہ رات کیسے کٹی ہو گی...؟

شبِ ہجریُوں دِل کو بہلا رہے ہیں | کہ دِن بھر کی بیتی کو دُہرا رہے ہیں

رات جیسے گزری سَو گزری، صُبح ہوئی، آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے غُلام نے بکریاں لیں، غار کے قریب پہنچ گئے، محبوبِ ذِی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں دُودھ پیش کیا، چہرۂ مصطفٰے کی زیارت کرتے رہے، دِیْن کی باتیں سیکھتے رہے، شام ہوئی، گھر واپس آئے، پھر اگلی صُبح کا انتظار ہے۔ اللہ! اللہ...!

شربتِ دِید نے اور آگ لگا دی دِل میں | تپشِ دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دِل سے | تہ میں رکھا ہے، اسے دِل نے گمانے نہ دیا

دوسری رات بھی جیسے کٹی سَو کٹی، صُبح کو پھر حاضِر ہوئے۔ تین دِن تو یُوں آرام سے گزر گئے مگر عشق اور وہ بھی عشقِ مصطفٰے کوئی آسان بات نہیں ہے، عشق امتحان لیتا ہے، عشق میں عاشق کی پَرَکھ کی جاتی ہے، اس عظیم عاشِقِ رسول کا بھی اب امتحان ہونا تھا، تین دِن آرام سے گزرے، محبوب کی خِدمت میں حاضِری کا سلسلہ رہا، چوتھے دِن سے محبوب کا یہ وَصْل ہجر و فراق میں تبدیل ہو گیا، اِیْمان لانے کے چوتھے دِن سے امتحان شروع ہوا۔ مُعَاملہ یہ ہوا کہ مکہ کا فِرْعَون یعنی ابو جہل ایک روز عبد اللہ بِنْ جُدْعان (یعنی عاشِقِ رسول غُلام کے دُنیوی مالِک) کی گلی سے گزرا، اس نے بکریوں کو دیکھا تو حیران ہو کر بولا: بڑی صحت مند بکریاں

ہیں، دُودھ بھی کافی اُترا ہوا ہے...! اسے بتایا گیا: پہلے ایسا نہیں تھا۔ تین دِن ہوئے ہیں، بکریوں کا دُودھ حیرت انگیز طَور پر بڑھ گیا ہے۔

روایت کے الفاظ ہیں، ابو جہل نے یہ بات سُنی تو فوراً بولا: میں قسم کھا کر کہتا ہوں! تمہارا غُلام جو بکریاں چَراتا ہے، اسے معلوم ہے کہ مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہاں ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ یُوں اچانک بکریوں کا دُودھ بڑھ جانے کی ایک ہی صُورت ہے، وہ یہ کہ یہ بکریاں مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہو چکی ہیں۔

اندازہ کیجئے! اَبُو جہل بد بخت کو کیسا یقین تھا، ابو جہل جانتا تھا کہ یُوں اچانک بکریوں کا دُودھ بڑھ جانا، ہو نہ ہو یہ کوئی معجزہ ہے اور صِرْف ایک ہی ہیں جو یہ معجزہ دکھا سکتے ہیں اور وہ ہیں: مُحَمَّد بِنْ عبد اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** اَبُو جہل کی بدبختی، ضِدْ اور ہٹ دھرمی دیکھئے! اتنا یقین ہونے کے باوُجود بھی اس بدانجام نے کلمہ نہیں پڑھا۔

خیر! عبد اللہ بن جُدعان بھی کافِر تھا، اَبُو جہل کی باتوں میں آ کر اس نے عاشِقِ رسول غُلام کو غار کے قریب بکریاں لے جانے سے منع کر دیا۔ غُلام تھے، بات نہ مانتے تو کیا کرتے، نہ چاہتے ہوئے بھی بات ماننی ہی پڑی، اب شفیق و مہربان آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدائی شروع ہوئی۔

ہم کہاں اور تم کہاں جاناں | ہیں کئی ہجر درمیاں جاناں

آہ! سچے عاشِقِ رسول کے سامنے ہجر و فراق کی دیواریں کھڑی ہو گئیں، پہلے دِن بھر دیدار کے جام پی کر آتے تھے، آس ہوتی تھی کہ صبح ہو گی، پھر حاضِر ہو جاؤں گا، پھر شربتِ دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کر لوں گا، مگر آہ! اب تو فِی الْحَال یہ آس بھی ختم ہو گئی۔

کسی کے ہجر میں جینا محال ہو گیا ہے | کسے بتائیں ہمارا جو حال ہو گیا ہے

اے عاشقانِ رسول! ابھی تو یہ صِرف ہجر و فراق ہے، ابھی تو صِرف محبوب سے دُوری ہے۔ "ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں۔" کسی شاعِر نے کہا ہے:

یہ عشق نہیں آساں، اتنا ہی سمجھ لیجئے | اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق کرنا آسان بات نہیں، امتحان لئے جاتے ہیں، سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے، یہ عظیم عاشِقِ رسول جو چہرۂ مصطفٰے کو اِک نظر دیکھ کر ایمان لے آئے تھے، عاشِق بَن گئے تھے، اب ان کا بھی امتحان ہونا تھا۔

چنانچہ امتحان کے دِن یُوں شروع ہوئے، ایک دِن یہ عاشِقِ رسول حرمِ پاک میں گئے، وہاں چند کافِر بھی مَوْجُود تھے مگر اِن کی نگاہ نہ پڑی، یہ سمجھے میں اکیلا ہی ہوں، وہاں کافِروں کے جھوٹے خُدا رکھے تھے، انہیں دیکھ کر جذبۂ اِیْمانی جوش میں آیا اور اِن عاشِقِ رسول نے جھوٹے خُداؤں پر تھوک پھینک کر کہا: نامراد ہے جو تمہاری عبادت کرتا ہے۔

یہ سمجھ رہے تھے میں اکیلا ہوں، اس لئے یہ کام کر دیا لیکن جب کافِروں کو دیکھا تو جلدی جلدی یہاں سے چلے گئے، کافِر سارا مُعَاملہ دیکھ چکے تھے، وہ بھی پیچھے آئے، عبد اللہ بِنُ جُدْعان (جو اس عاشِقِ رسول کا دُنیوی مالِک اور بڑا کافِر تھا) اس کے گھر پہنچے، اسے تمام ماجرا بتایا تو اس بدبخت کافِر نے اپنے غُلام (یعنی حقیقی عاشِقِ رسول) کا ہاتھ ابو جہل اور اُمَیَّہ بِن خلف کے ہاتھ میں دیا اور بولا: یہ تمہارا ہے (یعنی اب سے یہ تمہارا غُلام ہے)، اس کے ساتھ جو چاہے کرو۔

(2): ظُلْم و ستم کی دِل ہلا دینے والی داستان

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا دِل تھام کر ظُلْم و سِتَم کی دِل ہِلا دینے والی داستان سنئیے

اور دیکھئے ہمارے اَسْلاف نے کیسی کیسی تکلیفوں سے گزر کر یہ دِیْن ہم تک پہنچایا ہے۔

اللہُ اَکْبَر! اَبُو جہل بھی کافِر، اُمَیَّہ بِن خلف بھی کافِر اور دونوں ہی انتہا کے ظالِم و جابِر، ان دونوں نے اس عظیم عاشِقِ رسول کا ہاتھ پکڑا، مکہ پاک کے صحرا میں لے گئے، عاشِقِ رَسُول کو اِسْلام قبول کرنے کے مُقَدَّس جُرم میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا، سینے پر پتھر رکھ دیا اور بولے: اُکْفُرْ بِمُحَمَّدٍ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کا انکار کر دو۔

یہ شہادت گہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے | لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ایک طرف کُفر ہے، ظُلْم ہے، سِتَم ہے اور دوسری طرف عِشْقِ رسول ہے، ابو جہل اور اُمَیَّہ بِن خلف اگر کافِر و ظالِم تھے تو سامنے بھی استقامت کا پہاڑ تھا۔ اَبُو جہل اور اُمَیَّہ بن خلف سمجھے تھے کہ ظُلْم و سِتَم برداشت نہ کر کے یہ عاشِقِ رسول اپنے عشق سے پیچھے ہٹ جائیں گے مگر انہیں معلوم نہیں تھا کہ

غُلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے | یہ سَر کٹ جائے یا رہ جائے پروا نہیں کرتے

وہ عظیم عاشِقِ رسول ایک لمحے کے لئے بھی اِیْمان سے پیچھے نہ ہٹے، اُن کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا: رَبِّیَ اللہُ، اللہُ اَحَدٌ، اللہُ اَحَدٌ میرا ربّ اللہ ہے، اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

ابو جہل اور امیہ بن خلف نے حَربے آزمانا شروع کئے، ۞ انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اُوپر پتھر رکھے گئے، استقامت کے یہ پہاڑ، یہ عظیم عاشِقِ رسول ٹَس سے مَس نہ ہوئے ۞ ابو جہل اور اُمَیَّہ بن خلف انہیں لوہے کا لباس پہنا کر چلچلاتی دُھوپ میں ڈال دیتے، دُھوپ کی گرمی سے لوہے کا لباس گرم ہو جاتا، اس کی تپش سے جسم مبارک جھلس جاتا، چربی پگھلنے لگتی مگر قربان جایئے! اس عظیم عاشقِ رسول کی زبان پر صِرف ایک ہی بات تھی: رَبِّیَ اللہُ، اللہُ اَحَدٌ، اللہُ اَحَدٌ میرا ربّ اللہ ہے، اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

کافِران کے گلے میں رَسّی ڈال کر اَوباش لڑکوں کے ہاتھ میں دے دیتے، وہ اس عظیم عاشق رسول کو مَعَاذَ اللہ! مکہ مکرمہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے، پھر بھی اِن کی زبان پر ایک ہی جملہ رہتا: اَللّٰہُ اَحَدٌ، اَللّٰہُ اَحَدٌ اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! اِن تکلیفوں کا حال سُن لینا، پڑھ لینا بہت آسان ہے، ہمّت تو اُن کی ہے جو یہ تکلیفیں برداشت کر رہے تھے، آہ! ہم آرام میں ہیں، کوئی ہمیں ستاتا نہیں ہے، کھانا ملتا ہے، پانی ملتا ہے، بجلی لگی ہے، پنکھے، **A.C** چلتے ہیں، کماتے ہیں، کھاتے ہیں، پیتے ہیں، آرام سے رِہتے ہیں، اس کے باوُجود ذِکرُ اللہ ہماری زبان پر نہیں آتا، اگر تسبیح ہاتھ میں پکڑ بھی لیتے ہیں تو تھوڑی دیر ذِکْر کر کے تھک جاتے ہیں، فرض نمازوں میں کوتاہیاں ہیں، لاکھوں کروڑوں مسلمان تو وہ ہیں جو نمازیں پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے بھی ہیں، ان کا حال دیکھ لیجئے! نماز کے بعد چند منٹ بیٹھ کر ذِکرُ اللہ کرنے کا وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

اللہ! اللہ! ذِکْر تو وہ تھا، جو یہ عظیم عاشِقِ رسول مَکَّہ مُکَرَّمَہ کی گلیوں میں کر رہے تھے۔ خیر! کئی دِنوں تک معاملہ یُوں ہی چلتا رہا، کافِر ظُلم پر ظُلم آزماتے گئے اور یہ عظیم عاشِقِ رسول استقامت کا پہاڑ بَن کر ڈَٹے رہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار سے واپس تشریف لا چکے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے عاشق کو ان تکالیف سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

آہ! اُمَّت سے محبت فرمانے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان عاشِقِ رَسُول کو دیکھا ہو گا، دِل مبارک پر کیسا غم طاری ہوا ہو گا، اللہ! اللہ! یہ تو وہ آقا ہیں جو

---

(1)... تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:436، 439، خلاصۃً۔

اپنے اُمّتیوں کو معمولی تکلیف میں دیکھنا بھی پسند نہیں فرماتے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ وَصف بیان فرمایا ہے:

عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ (پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:128)	ترجمہ کنزالعرفان: (وہ نبی) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! رحمت والے آقا، دوجہان کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی امت سے اس قدر پیار فرماتے ہیں، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشِق کو مصیبتوں کے شکنجے میں دیکھا ہو گا، دِل پر غم طارِی ہو گیا ہو گا، مبارک آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو گئے ہوں گے لیکن... یہ امتحان کا وقت تھا اور امتحان میں صبر ہی کیا جاتا ہے۔

آخر ان عاشِقِ رسول کی آزمائش کا وقت ختم ہوا، یہ اپنے عشق کے اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ ہُوا یُوں کہ ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کاش! کسی طرح اس غُلام کو خرید کر آزاد کر دیا جائے۔ آقا کے یارِ غار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے جب یہ خواہش سُنی تو جلدی سے گئے، بھاری قیمت ادا کی اور اُس عظیم عاشِقِ رسول کو خرید کر فوراً ہی آزاد کیا اور پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں لے آئے۔(1)

ستم ہائے فَراواں کی بڑھی جب حد سے بے دردی
تو ان کی حضرت بُو بکر نے قیمت ادا کر دی

اَخُوَّت مذہبِ اسلام کا پتھر ہے بنیادی
غلاموں کو دِلائی ہے اسی جذبے نے آزادی

مسلماں ہونے والوں سے غُلامی کی مٹی ذِلّت
کہ آڑے آگئی عثماں اور بُو بکر کی ہمت

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1) ...اُسد الغابہ، بلال بن رباح، جلد:1، صفحہ:416، خلاصۃً۔

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! کیا آپ کو معلوم ہے؟ یہ عظیم عاشِقِ رسول کون ہیں؟ جی ہاں! یہ کوئی اَور نہیں، ہم غُلاموں کے سردار، ہر عاشِقِ رسول کی آنکھوں کے تارے، مشہور عاشِقِ رسول، مُؤذِّنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔

کیا کیا ستم نہ ڈھائے تھے تجھ پر اُمَیَّہ نے
اقرارِ حق سے پھسلی نہ تیری زباں بلال

مکہ اَحَد اَحَد کی صداؤں سے گونج اٹھا
خورشیدِ انقلاب تھا تیرا بیاں بلال

بُوبکر نے خرید کے ایسے بڑھائے دام
دولت اگر زمیں ہے تو آسماں بلال

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مشہور صحابیِ رَسُول ہیں، آپ کا نامِ مبارک: بِلال اور لقب ہے: مُؤذِّنِ رَسُول۔ بلکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو "سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (تمام اذان دینے والوں کے سردار)" کا خطاب دیا۔[1] حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے متعلق عام طَور پر یُوں سمجھا جاتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا رنگ مبارک بہت زیادہ کالا تھا بلکہ بعض لوگ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حُلیہ مبارک بیان کرتے ہیں تو مَعَاذَ اللہ! ایک وحشت ناک سا ماحول بنا دیتے ہیں، اللہ پاک بے ادبی سے محفوظ فرمائے! یہ دُرست نہیں ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا رنگ مبارک گندمی تھا، عُلمائے کرام نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے لکھا: کَانَ شَدِیْدُ الْاَدِمَۃِ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا رنگ مبارک شدید گندمی تھا،[2] یعنی جیسا گندم کا دانہ ہوتا ہے، اسے ذرا سیاہی مائل کر دیں تو جیسا رنگ بنے گا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا رنگ

1 ...سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:220۔
2 ...معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، جلد:1، صفحہ:333۔

مبارک اس انداز کا تھا۔ پاک و ہند میں عموماً لوگوں کے رنگ گندمی ہوتے ہیں۔

اسلام کا جمال ہے تیرے جمال سے | سیرت تری ہے دین کی اک ترجماں بلال

حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سابِقُ الْاِسْلام ہیں یعنی آپ نے ابتداءِ اسلام ہی میں ایمان قبول کر لیا تھا، غُلامی سے آزادی نصیب ہونے کے بعد سے لے کر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری تک حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بارگاہِ رسالت میں حاضر رہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مُؤَذِّنِ رسول بھی ہیں اور خازِنِ مصطفٰے بھی ہیں یعنی رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مالی مُعاملات کی دیکھ بھال کی ذِمَّہ داری حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو عطا کر رکھی تھی۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مُلکِ شام تشریف لے گئے اور آخر تک وہیں رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سن 20 ہجری کو اس دُنیائے فانی سے رُخصت ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک مُلکِ شام میں ہے۔ (1)

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و مَنال دو | سوزِ بلال بَس میری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم میرے دِل سے نکال دو | غم اپنا یاحبیب بَرائے بلال دو (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِیْن پر استقامت

اے عاشقانِ رسول! ہم نے سُنا کہ ہمارے آقا حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایمان پر کیسے مضبوط تھے، آپ پر تکلیفیں آئیں، ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے مگر آپ دِین پر

---

1 ...اُسد الغابہ، جلد:1، صفحہ:415،416، ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:305۔

ثابِت قدم رہے، باطِل کے سامنے سَر نہیں جھکایا۔

کاش! ہمیں بھی دِیْن پر، اسلام پر، ایمان پر استقامت ملی رہے، کاش! اپنے اِیْمان کی حِفَاظت کی سوچ حقیقی معنوں میں نصیب ہو جائے۔ آہ! اس دَور میں ایمان بچانا سخت دُشوار ہو گیا ہے، عِلْمِ دین کی ایسی کمی ہے کہ اللہ کی پناہ...! ۞ کتنے ایسے ہیں جو گانے گا رہے ہیں، گانا سُن رہے ہیں، جھوم رہے ہیں، حالانکہ اس گانے میں کفریہ اَشْعَار ہیں اور انہیں خبر ہی نہیں، بَس اپنی مستی میں مَسْت گنگناتے جاتے ہیں، بڑے مزے سے سنتے جاتے ہیں۔

ویسے بھی گانے میں کُفْرِیہ کلمات نہ ہوں تب بھی گانے باجے سُننا، سنانا شیطانی کام ہے اور اس کا اتنا سخت عذاب ہے کہ برداشت نہ ہو سکے گا۔ روایات کے مطابق جو گانے سنتا ہے، روزِ قیامت اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا جائے گا۔ (1)

۞ بسا اوقات مصیبت آتی ہے، پریشانی آتی ہے، جوان موت ہو جائے، اچانک حادثہ ہو جائے تو لوگ شکوے کرتے ہیں، شکایتیں کرتے ہیں، بعض نادان تو مَعَاذَ اللہ (اللہ پاک کی پناہ) کفریہ جملے بھی بَک جاتے ہوں گے اور دینی معلومات کی کمی کے سبب انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی ہو گی کہ یہ کفریہ جملہ ہے جو دائرۂ اسلام سے خارِج کر دیتا ہے ۞ بعض نادان غیر مسلموں کے طَور طریقے اپناتے ہیں، اُن کے مذہبی تہواروں میں شامِل ہوتے ہیں، کوئی دُنیوی مفاد ہوتا ہے، لالچ ہوتا ہے، پیسے کی حِرص ہوتی ہے اور اس چکر میں مَعَاذَ اللہ! اِیْمان کی طرف توجہ نہیں ہوتی، اللہ پاک کی ناراضی کا خیال نہیں ہوتا، خوفِ خُدا کی کمی ہوتی ہے، عِشْقِ رسول کی کمی ہوتی ہے اور یُوں وہ غیر مسلموں کی صحبت کی وجہ سے، ان کے مذہبی تہواروں میں شریک ہو کر بعض دفعہ ایمان کا سودا کر چکے ہوتے ہیں، کُفْر کے اندھے

1... کنز العمال، جلد: 15، صفحہ: 96، حدیث: 40662۔

کنویں میں گِر چکے ہوتے ہیں اور ان کو اپنی دَولتِ ایمان لُٹ جانے کا اِحْسَاس تک نہیں ہوتا۔

کاش! مُؤَذِّنِ رسول، سچے عاشِقِ رسول، حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں ایمان کی سلامتی نصیب ہو جائے۔

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے | ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ایک زبردست اور اپنے موضوع پر نایاب کتاب ہے: **کُفْرِیَہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**۔ اُردو زبان میں اس موضوع پر اتنی تفصیلی کتاب ملنا بہت مشکل ہے۔ یہ کتاب ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ صرف 675 صفحات ہیں اور اس میں کفریہ کلمات کے بارے میں ایسی ایسی معلومات ہیں کہ جو پڑھتا ہے وہی جانتا ہے۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً یہ کتاب طلب کیجئے، چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): قرآنِ پاک میں حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت بِلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امتحانات سے گزرے، پھر آزادی کی نعمت نصیب ہوئی تو بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، اب یہ جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ بابرکت میں حاضِر رہتے تھے، اسی طرح دیگر وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو پہلے غُلامی کی زندگی بسر کر چکے تھے مثلاً حضرت صُہیب رُومی،

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ:105۔

حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا، یہ بھی بارگاہِ رسالت میں حاضِر رہتے تھے، ایک روز کافِر کہنے لگے: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے پاس غریب لوگ بیٹھتے ہیں، ہمیں اِن کے ساتھ بیٹھتے ہوئے شرم آتی ہے، اگر آپ اُنہیں اپنے پاس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کی خِدمت میں حاضر رہا کریں گے۔ اس پر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ جیسے دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں یہ آیت نازِل ہوئی:(1)

وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗؕ (پارہ7، سورۃ الانعام:52)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ان لوگوں کو دُور نہ کرو جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اِن صحابہ کو ہرگز اپنی بارگاہ سے دُور مت فرمائیے، یہ تو وہ نیک اور پارسا لوگ ہیں جو صبح و شام اللہ پاک کی عِبادت کرتے ہیں اور عِبادت بھی کیسی...؟ دِکھاوے کی نہیں، ریاکاری والی نہیں، دُنیوی لالچ والی عِبادت نہیں بلکہ یہ عِبادت کرتے ہیں اور یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ اپنی اس عِبادت سے صِرف اللہ پاک کی رِضا چاہتے ہیں۔

اَللہُ اَکْبَر! ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ پاک مزید ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَۙ (پارہ7، سورۃ الانعام:54)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور جب آپ کی بارگاہ میں وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذِمّۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔

1... تفسیر قرطبی، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:52، جلد:3، صفحہ:228۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ پاک لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں، جب یہ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہوں تو آپ ان کی عِزّت افزائی کیجئے! ان کے ساتھ سلام میں پہل کیجئے! اور انہیں یہ خوشخبری سُنا دیجئے کہ اللہ پاک نے فَضْل کرتے ہوئے اپنے ذِمَّۂ کرم پر رحمت لازِم کرلی ہے۔ (1)

حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیات نازِل ہوئیں تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بُلایا، ہم حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہی آیات تلاوت فرما رہے تھے، اس دِن سے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اتنا قریب بٹھاتے کہ ہمارے گھٹنے جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھٹنوں کے ساتھ مل جایا کرتے تھے۔

جب تک بِکے نہ تھے، کوئی پوچھتا نہ تھا | آپ نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

اے عاشقانِ رسول! حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت خَبَّاب اور ان جیسے دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فضیلتوں کا بیان یہیں ختم نہیں ہوتا، اس سے آگے بھی جاری ہے، اب ذرا دِل تھام کر رِوایت کا باقِی حِصّہ سنئے اور دیکھئے! مُعاشرے میں غُلام کہلانے والے یہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جب دامَنِ مصطفےٰ سے وابستہ ہوئے تو اِسْلام نے ان کی کیسی عِزّت افزائی کی، حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا کرتے تو حُضور اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے، جتنی دیر ارادہ فرماتے تشریف رکھتے، پھر کوئی ضرورت ہوتی تو ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر تشریف لے جایا کرتے۔ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازِل فرمائی:

(1) ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:54، جلد:3، صفحہ:118، خلاصۃً۔

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (پارہ15،سورۃ الکہف:28)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں۔

حضرت خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ نازِل ہونے کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ تشریف فرما رہتے، ہم خُود اجازت لے لیتے تو لے لیتے، ورنہ حُضُور ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ کر کبھی نہیں اُٹھتے تھے۔[1]

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا | جس کے حُضُور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! یہ ہے اُن پاکیزہ لوگوں کی شان جو کبھی غُلام ہوا کرتے تھے، جنہیں کافِر طرح طرح کی سزائیں دیا کرتے تھے، جن کا دُنیا میں کوئی نہ تھا، ان کو سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دامَنِ رحمت میں لیا تو ان کی شان کے قصیدے قرآنِ کریم میں نازِل ہونے لگے اور یہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے سردار قرار پائے۔

بے دام ہی بک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): آقا نے جنّت میں حضرت بلال کی آواز سنی

مِعْراج کی احادیث میں ہے، پیارے آقا، مِعْراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مِعْراج کی رات جب میں جنّت میں داخِل ہوا تو میں نے اپنے آگے آگے ایک آواز

[1] ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:447تا448۔

سُنی، بتایا گیا: یہ بلال ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے میرے آقا حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی۔ آپ نے ایمان قبول کیا، تکلیفیں آئیں، ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے، آپ ثابت قدم رہے، دِیْنِ اسلام سے منہ نہیں موڑا تو اب دیکھئے! کیسے کیسے انعام مل رہے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

بے دام ہی بِک جائیے بازار نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

(5): بِلال کبھی جھوٹ نہیں بولتے

ایک روز حضور اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بِلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر تشریف لائے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بھی کیسی عِزّت افزائی ہے، دو جہان کے آقا، فرشتے جن کی بارگاہ میں حاضِری کی خواہش کرتے ہیں، وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود چل کر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر تشریف لائے۔ پوچھا: بِلال گھر پر ہیں؟ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا: وہ تو گھر پر نہیں ہیں۔

پھر زوجہ محترمہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بِلال جب گھر ہوتے ہیں، اُن کی زبان پر بَس ایک ہی رَٹ ہوتی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ آج رسول اللہ نے یہ فرمایا، آج رسول اللہ نے وہ فرمایا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔

عشق دیکھئے! حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب تک بارگاہِ رسالت میں حاضِر رہتے ہیں، دیدارِ مصطفےٰ کے جام پیتے رہتے ہیں، جب گھر آجاتے ہیں تو اپنے محبوب آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی باتیں کرتے ہیں۔

1 ...مُسْنَدِ امام احمد، جلد: 2، صفحہ: 144، حدیث: 2366۔

وِچھوڑے دے میں صدمے روز جھلّاں یارسول اللہ!
کراں میں تیریاں دِن رات گلّاں یارسول اللہ!

خیر! رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات سُن کر فرمایا: مَاحَدَّثَكِ عَنِّيْ بِلَالٌ فَقَدْ صَدَقَ بِلال میری طرف سے جو بھی حدیث بیان کرتا ہے، وہ سچ ہے، بِلَالٌ لَا يَكْذِبُ بلال جھوٹ نہیں بولتا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! کمال دیکھئے! سچّے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی سچّی زبان سے سچّے عاشِقِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی سچائی کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ ہے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی شان۔ کاش! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا صدقہ ہمیں ہمیشہ سچ بولتے رہنے کی توفیق ملے، کاش! جھوٹ سے ایسی نفرت ہو کہ مرتے دَم تک کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں *.. جھوٹ بولنا گُناہ ہے *.. جھوٹ جہنّم میں لے جانے والا کام ہے *.. جھوٹ بولنا مسلمانوں کا نہیں، منافقوں کا طریقہ ہے۔ آہ! ہمارے ہاں ایسے نادان بھی ہیں، جو کہتے ہیں: میاں سچ کا زمانہ نہیں ہے، جھوٹ کے بغیر تو کام ہی نہیں چلتا۔
یہ دعویٰ کہاں تک دُرُست ہے، آیئے! اس بارے میں بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی سیرتِ پاک سے راہنمائی لیتے ہیں۔

(6): سچ نے ہی تیرے کام بنایا ہے

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے ایک بھائی تھے، بعض کتابوں میں ان کا نام خالِد لکھا ہے۔ ان کا نِکاح کرنا تھا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ انہیں ساتھ لے کر ایک قبیلے میں گئے۔

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:463۔

اب دیکھئے! ہمارے ہاں بھی رشتے کئے جاتے ہیں مگر حال کیا ہوتا ہے؟ بناوٹ اختیار کی جاتی ہے، جھوٹ بولا جاتا ہے، لڑکی والے لڑکی کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، لڑکے والے لڑکے کی جھوٹی تعریفیں کرتے ہیں، پھر جب رشتہ ہو جاتا ہے، شادِی کے بعد جھوٹ کا بھانڈا پُھوٹتا ہے تو لڑائیاں ہوتی ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں یہاں تک کہ طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا پاکیزہ انداز دیکھئے! آپ رشتہ لینے کے لئے لڑکی والوں کے ہاں گئے، فرمایا: تم ہمیں جانتے ہو، یہ میرا بھائی ہے، ہم پہلے غُلام تھے، اللہ پاک نے آزادی عطا فرمائی، ہم گمراہی میں تھے، اللہ پاک نے اپنے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی، ہم غریب تھے، اللہ پاک نے ہمیں غنی کر دیا، اگر تم اپنی لڑکی کا رشتہ دینا پسند کرو تو الحمد للہ! نہ پسند کرو، تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پیش کش سُن کر لڑکی والوں نے فوراً رشتہ منظور کر لیا۔ پھر جب حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ واپس جا رہے تھے، راستے میں بھائی نے کہا: اے بھائی! آپ ہماری نیکی کا ذِکر کرتے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری جاں نثاریوں کا ذِکر کرتے، آپ نے ہمارے ماضی کے حالات کیوں دہرائے؟ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: **میں نے سچ بولا اور اسی سچ کی بدولت تمہارا رشتہ طے ہوا۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: سچ بولنے سے کام بگڑتے نہیں، بنتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے کام بنتے نہیں، الٹا بگڑتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...تذکرہ حمدونیہ، باب: 8 صِدق و کِذب کا بیان، جلد: 3، صفحہ: 78۔

(7): روزِ قیامت شانِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ایک روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ذِکْر فرما رہے تھے، روزِ قیامت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان کیا ہوگی، یہ موضوع تھا، اس سلسلے میں غیبوں پر خبردار نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام روزِ قیامت اپنی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، میں بُراق پر سُوار ہو کر آؤں گا، پھر آپ نے حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی جانِب نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: بِلال کی یہ شان ہو گی کہ جنّتی اونٹنی پر سُوار ہوں گے، اذان پڑھتے ہوئے میدانِ محشر میں آئیں گے، بِلال کی اذان کی آواز سب سُنیں گے، اس وقت انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نِگاہیں بھی بلال پر لگی ہوں گی، جب بِلال اذان مکمل کر لیں گے تو انہیں جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ **انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شُہَدا ء کے بعد بِلال پہلے شخص ہوں گے جنہیں جنّتی لباس ملے گا۔**[1]

کیا شان ہے، کیا شان ہے میرے آقا حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی! یہ ہے حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دِیْن پر استقامت کا انعام...! پھر ہم کیوں نہ کہیں:

بے دام ہی بِک جائیے بازارِ نبی میں | اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے مُؤَذِّنِ رسول حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت کا بیان سُنا، آیئے! آخر میں حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اذان سے متعلق ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں:

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:10، صفحہ:459تا460۔

(8):حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک ایمان افروز اذان

جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر گویا قیامت ٹوٹ گئی تھی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان غم سے نڈھال ہوگئے تھے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بھی وِصالِ مصطفےٰ کا بہت صدمہ ہوا۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو یُوں بھی **مُؤَذِّنِ رسول** ہیں، مؤذِّن اور امام کا آپس میں جُدا قسم کا ہی تعلق ہوتا ہے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں رہا کرتے تھے، اب جب محبوب آقا، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے جینا محال ہو گیا، وہ گلیاں جہاں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلا کرتے، اُن گلیوں سے گزرتے ہوئے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کلیجہ منہ کو آتا ہے، جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے تو مدینۂ پاک کے در و دِیوار پر نُور کی شُعَاعیں پڑا کرتی تھیں، اب ان دیواروں کو دیکھ دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد ستاتی ہے۔

گلیاں سُنْجِیاں دِسَّن مینوں، وِیڑا کھاوَن آوے | غُلام فریدا! اوتھے کی وَسنا جتھے ماہی نظر نہ آوے

وضاحت: گلیاں سُونی سُونی دکھائی دیتی ہیں، گھر کھانے کو آتا ہے یعنی گھر میں بھی دِل نہیں لگتا، اے غُلام فرید! وہاں کیا جینا جہاں محبوب ہی نظر نہ آئے۔

اب مدینۂ پاک کی ان گلیوں میں زِندگی گزارنا دُشوار تھا، چنانچہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مُلکِ شام تشریف لے گئے مگر آہ! حُضُور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو یہاں بھی نہیں ہیں، دیدارِ حبیب کے جام تو یہاں بھی نہیں ملتے، یادِ مصطفےٰ تو یہاں بھی تڑپاتی ہے۔

حکیماں طبیباں دے وَس دِی اے گل نئیں	مرے رَوْگ دا ہَوْر کِدھرے وِی حل نئیں
تُوں آجا وِکھا جا اَو صُورت پیاری	میں تکدِی مُکاواں تُو جِنْدیوں میں ہاری

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ملکِ شام میں ہیں، یادِ مصطفےٰ یہاں بھی تڑپاتی ہے، ہجر و فراق سے سینہ یہاں بھی جَل رہا ہے۔ اللہ! اللہ! دِن کیسے گزرتے ہوں گے، راتیں کیسے بَسَر ہوتی ہوں گی...؟

وہ آ رہے ہیں، وہ آتے ہیں، آرہے ہوں گے	شَبِ فراق یہ کہہ کر گزار دی ہم نے

پہلے جب رات کو سوتے تھے، ایک آس ہوتی تھی، ایک اُمّید ہوتی تھی، صبح اُٹھنا ہے، مسجد نبوی شریف میں حاضِر ہونا ہے، اذان پڑھنی ہے، پھر محبوب آقا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئیں گے، دیدار کے جام پینے کو ملیں گے، آہ! اب تو یہ آس بھی ختم ہو گئی، پہلے جب دِل کرتا تھا، حاضِر خِدمت ہو کر لَذَّتِ دیدار سے سینہ ٹھنڈا کر لیتے تھے، ہائے افسوس! اب جائیں تو کہاں جائیں، اب محبوب کو کہاں تلاش کریں...؟

سَر تو سَر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے	موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا
کبھی بیمارِ محبت بھی ہوئے ہیں اچھے	روز اَفزُوں ہے مرض، کام دوا نے نہ دیا

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فراقِ رسول میں زِندگی گزار رہے ہیں، اب بَس ایک ہی صُورت باقی ہے، دُکھ دَرْد مٹانے والے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کم از کم خواب میں ہی تشریف لے آئیں، چلو یُوں ہی اپنا جَلْوَہ دِکھا دیں....

بہرِ دیدار مشتاق ہے ہر نظر، دونوں عالم کے سرکار آجائیے!
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر، دونوں عالم کے سرکار آجائیے!

میرے گلشن کو اک بار مہکائیے، اپنے جلووں کی بارش میں نہلائیے!
دیدۂ شوق کو کیجئے بہرہ وَر، دونوں عالم کے سرکار آجائیے!

ایک رات جب حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آرام فرما تھے، اس رات بھی نیند نہ جانے کیسے آگئی ہو گی، ورنہ محسوس یہی ہوتا ہے کہ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یادِ مصطفٰے کے چراغ جلائے راتیں گزارتے ہوں گے، دِل یہی کہتا ہے کہ شاید اُس رات بھی حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بستر پر لیٹے یادِ مصطفٰے میں مَصرُوف رہے ہوں گے، کبھی مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری مسکراہٹ کو یاد کر کے مسکرا پڑتے ہوں گے، کبھی ہجر و فراق کو دیکھ کر رَو پڑتے ہوں گے، پھر نہ جانے کب آنکھ لگ گئی ہو گی۔

خالِدؔ میں صِرف اتنا کہوں گا، جاگ اُٹھا اشکوں کا مقدر | عِشْقِ نبی میں روتے روتے کیسی کٹی ہے رات نہ پوچھو

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھیں بَند ہوئیں، قِسمت جاگ اُٹھی، دِل کے سلطان آقا، محبوب آقا، دِل کا چین آقا، قرار آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشِق کو دیدار کروانے کے لئے خواب میں تشریف لے آئے۔

پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: مَاهٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَابِلَالُ! اے بِلال...! یہ کیا بےوَفائی ہے؟ تُم نے ہماری زیارت کے لئے آنا ہی چھوڑ دیا...؟

مت دیکھ کہ پھرتا ہوں ترے ہجر میں زندہ | یہ پوچھ کہ جینے میں مزہ ہے کہ نہیں

اللہ! اللہ! پیارے آقا، مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سُنا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھ کھلی، سُواری تیار کی اور سَفَرِ مدینہ پر روانہ ہو گئے۔

اَللہُ اَکْبَر! ایک عاشِقِ رَسُول مدینے کے سَفَر پر ہے، مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بلایا ہے، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کیفیت کیا ہو گی؟ یہ تو معلوم نہیں کیا جا سکتا، البتہ دِل ہی دِل میں حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اُس وقت کی کیفیات کا تصور باندھنے کی کوشش کیجئے! حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کیا سوچتے ہوں گے؟ ہاں! ہاں! جلد ہی میں مدینۂ پاک کی گلیوں میں پہنچ جاؤں گا، جلد ہی مسجد نبوی شریف نظر آئے گی، مدینۂ پاک کے خُوبصورت دَر و دِیوار ہوں گے، غریبوں کو پالنے والے آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود بُلایا ہے، جلوہ بھی تو دکھائیں گے، دیدار کے جام بھی تو پلائیں گے۔

ہے آرزُو یہ دِل کی، میں بھی مدینے جاؤں
سلطانِ دوجہاں کو سب حالِ دِل دِکھاؤں

کانٹوں ہزار چکر طیبہ کی ہر گلی کے
یُوں ہی گزار دُوں میں اَیّامِ زندگی کے

پھولوں پہ جاں نثاروں، کانٹوں پہ دِل کو واروں
ذَرّوں کو دُوں سلامی، دَر کی کروں غُلامی

دِیوار دَر کو چوموں، قدموں پہ سَر کو رَکھ دُوں
محبوب سے لپٹ کر روتا رہوں برابر

اللہ! اللہ! سَفَر کرتے کرتے حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مدینہ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار نظر آئے ہوں گے، یہ وہ لمحہ ہے، جب پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَفَر سے واپسی پر سُواری کو تیز کر دیا کرتے تھے، اس وقت حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کیفیات کیا ہوں گی؟ مدینہ مُنَوَّرہ پر برستا ہُوا نُور، وہاں کے روشن در و دِیوار دیکھ کر حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بےتاب ہو گئے ہوں گے، دِل میں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی تڑپ مزید بڑھ گئی ہو گی، دِل مچل گیا ہو گا، دھڑکن تیز ہو گئی ہو گی۔

اَللہُ اَکْبَر! حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینۂ پاک پہنچے مگر آہ! حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجِد میں نہیں ہیں، اَزْواجِ پاک کے حجروں میں بھی نہیں ہیں، آہ! غُلام کو مُلکِ شام سے بُلایا اور خود پردے میں تشریف فرما ہیں۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہوئے، اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارک خاک پر ملنے لگے، روتے جاتے تھے، گویا یہ عرض کر رہے تھے:

اُٹھا دو پردہ، دِکھا دو چہرہ کہ نُورِ باری حِجاب میں ہے | زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

اَہْلِ مدینہ کو حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آمد کی خبر ہو چکی تھی، کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مُؤَذِّنِ رَسُول سے ملنے کے لئے حاضِر ہوئے، سلام، دُعا کے بعد سب نے کہا: بِلال! وہ اذان جو ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُنایا کرتے تھے، آج پھر ایک بار وہ اذان سُنا دو۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مَعْذِرت کی کہ اب اذان دے نہیں سکوں گا، پہلے جب اذان پڑھتا تھا، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہتا تھا، سامنے چہرۂ وَالضُّحٰی کی زیارت کیا کرتا تھا، آج جب اذان پڑھوں گا، دیدار سے محروم رہوں گا تو دِل برداشت نہیں کر پائے گا، آہ! آج مجھے اس فرمائش سے مُعَاف رکھو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اِصْرار کیا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے انکار کیا، اتنے میں پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ننھے نواسے امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا تشریف لے آئے، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شہزادوں کو سینے سے لگایا، پیار کیا، اب شہزادوں نے کہا: بلال! ہمارے نانا جان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو اذان سُنایا کرتے تھے، آج وہی اذان پھر سُنا دو! بھلا ان شہزادوں کی بات کیسے ٹالی جاسکتی تھی۔ حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شہزادوں کے حکم پر سَر جھکا دیا، اذان دینے کی جگہ تشریف لائے، کانوں پر ہاتھ

رکھے اور پُر سوز آواز میں پڑھا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اذان کی یہ پُر سوز آواز مدینۂ پاک میں گونج گئی، سرزمینِ مدینہ پر ایک لرزہ طاری ہوا، کہرام مچ گیا، لوگوں کی چیخیں بلند ہو گئیں، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد سے دِل بے تاب ہو گئے، ننھے بچے اپنی ماؤں سے لپٹ کر پوچھتے تھے: امی جان! حضرت بِلال تو آ گئے، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کب تشریف لائیں گے؟

حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اذان پڑھ رہے تھے، مدینۂ پاک میں قیامت کا منظر تھا، جب حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ۔ نگاہ اُٹھی، منبرِ نُور پر پڑی، آہ! منبر خالی تھا، حضرت بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یادِ مصطفےٰ سے تڑپ گئے، دِل بے قابُو ہو گیا اور شِدَّتِ غم سے غَش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ (1)

تمہارے ہجر میں کیوں زندگی نہ مشکل ہو | تم ہی جگر ہو، تم ہی جان ہو، تم ہی دِل ہو
دِل ہجر کے درد سے بوجھل ہے، اب آن ملو تو بہتر ہو
اس بات سے ہم کو کیا مطلب، یہ کیسے ہو! یہ کیوں کر ہو!

اے عاشقانِ رسول! یہ عشقِ رسول کی کیفیات ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی سوزِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے حِصَّہ نصیب فرمائے۔ اپنے دِل میں عشقِ رسول کو بڑھایئے! عشقِ رسول کی شمع کو مزید روشن کیجئے، ❁ درودِ پاک پڑھا کیجئے! ❁ سُنتوں پر چلا کیجئے! ❁ تِلاوتِ قرآن کی عادَت بنایئے! ❁ رات کو تنہائی میں بیٹھ کر، گنبدِ خضراء کا تصور باندھ کر پُر سوز نعتیں سُنا کیجئے! ❁ سیرتِ مصطفےٰ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر لکھی ہوئی کتابیں پڑھا کیجئے! ❁ صحابۂ

---

1 ...سیر اعلام النبلاء، جلد:3، صفحہ:222، زُلف زنجیر، صفحہ:74تا77۔

کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی سیرت پڑھا کیجئے! اولیائے کرام کی سیرت بالخصوص ان کی عشقِ رسول والی کیفیات پڑھا کیجئے! اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! دِل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو گی۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذکراہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنا بھی عشقِ رسول بڑھانے کا ایک طریقہ ہے، لہٰذا عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! دِل روشن ہو گا، عشقِ رسول نصیب ہو گا، محبتِ اِلٰہی نصیب ہو گی اور دین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک کام ہے: مدنی مذاکرہ۔

شیخِ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشاء کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (Live) سُوال جواب کا سلسلہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی چینل پر پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے، سننے کی کوشش فرمائیے۔

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گُناہوں کی ہلاکت خیز وادی میں بھٹک رہا تھا۔ ہر وقت دل و دماغ پر فیشن کا بھوت سوار رہتا اور نیکیوں سے دُور دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر زندگی برباد کر رہا تھا۔ ایک بار ایک مبلغ نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف کی بھرپور ترغیب دلائی، چنانچہ

اللہ پاک کے فضل و کرم سے مجھے اعتکاف کی سعادت ملی، اجتماعی اعتکاف کا پُر کیف ماحول، پُر سوز بیانات، سحر و افطار کے روحانی مناظِر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علمی وروحانی **مدنی مذاکروں** اور رقت انگیز دعاؤں نے دل سے گناہوں کا میل صاف کر دیا۔ میری گناہوں سے تاریک زندگی میں عشقِ مصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ میں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا، الحمدللہ داڑھی شریف سے چہرہ سجالیا، سر پر عمامہ کا تاج سجایا اور سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اختیار کرلیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی | صدقہ تجھے اے ربِّ غَفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز (Prayer Times) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام **اوقاتِ نماز (Prayer Times)** جاری کی ہے ❁ اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمتِ قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں ❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل، اذکار (روحانی علاج)، مدنی چینل ریڈیو، نماز کے اوقات میں موبائل کو سائلنٹ (Silent) کرنے کی سہولت اور اسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند

آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔(1)

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”جانوروں پر رحم کرنا“ سُنَّتِ مصطفٰے ہے

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) تم لوگ اِن بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں اور انہیں اچھی طرح کھلایا کرو۔(3) (2) ہر ذی روح پر شفقت کا اجر ملتا ہے۔(4)

اے عاشقانِ رسول! جانوروں پر رحم کرنا سُنّت مصطفٰے ہے ❁ رحمتِ عالم نور مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانورں پر بڑی شفقت فرماتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کی فریاد سنتے اور ان کی مدد فرمایا کرتے ❁ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اونٹ کی فریاد پر اس کے مالک سے فرمایا: تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو(5) ❁ اگر کوئی جانوروں کو تکلیف دیتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے ناراض ہوتے

---

(1)... زُہد کبیر، صفحہ:118، حدیث 207۔
(2)... وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔
(3)... ابوداود، کتاب: جہاد، صفحہ:408، حدیث:2548۔
(4)... بخاری، کتاب: مظالم وغصب صفحہ:635، حدیث:2466۔
(5)... ابوداود، کتاب: جہاد، صفحہ:408، حدیث:2549 خلاصۃً۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کو آپس میں لڑوانے، انہیں باندھ کر مارنے، اور ان کا مُثلہ بنانے (یعنی چہرہ بگاڑنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔[1]

ہرن نے، اونٹ نے، چڑیوں نے کی یہی فریاد | کہ ان کے غم کا مداوا حضور جانتے ہیں

اللہ پاک ہمیں بھی سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے جانوروں پر شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...سیرت رسول عربی، صفحہ: 332 تا 335 ملتقطاً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

مِل کر پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

حضرتِ اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2] آیئے! مِل کر پڑھ لیتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃ۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 65۔

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2] آیئے! پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3] آیئے! پڑھتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک

---

1 ... قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1] آپ بھی پڑھ لیجئے!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ دُعا پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2] آیئے! پڑھتے ہیں:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3] آیئے! مِل کر پڑھتے ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

---

1 ... التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْرِ والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔
2 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
3 ... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔